REGISTERED. L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی- ۸ر اپریل ۱۹۱۰ء | نمبر ۱۴

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشّروں کے واسطے

۱- مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر
۲- علم الارض ۸ر +
۳- بائیبل کی تواریخ (...) عمر +
۴- ٹاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +
۵- پاٹر شی ۶ر +
۶- معجزاتِ مسیح عہ +
۷- واعظیں از مسیحی اول و دویم و سویم عمر +
۸- مسیح ابن اللہ ۲ر +
۹- نجات کی تعلیم - ۱۲ر +
۱۰- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +
۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ر +
۱۲- خاندانی فرائض ۱۲ر +
۱۳- ۱۰- اگسٹین کے اقرارات عہ +
۱۴- اثمارِ شیریں ۴ر و ۱۲ر +
۱۵- عیسائی مسافر ۶ا +
۱۶- راہِ زندگی ۱۲ر +
۱۷- اصلاح تمدن ۵ر +
۱۸- اصلاح اخلاق ۴ر +
۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +
۲۰- موازنہ مذاہب ۸ر + رومن
۲۱- گنجینہ اسلام ۸ر + رومن
۲۲- سپردائے ۶ر و ۸ر +
۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ر +
۲۴- میزان الحق ۴ر +
۲۵- کشف القرآن ۶ر +
۲۶- کشف الحقائق ۸ر +
۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ر +
۲۸- طریق دعا
۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہئے
۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ر +
۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ر +
۳۳- حیات مسیح ۱۲ر +
۳۴- الکنڈی ۱۲ر +
۳۵- القابِ مسیحی ۲ر +
۳۶- عقائد اسلامیہ ۱۰ر +
۳۷- اوراد سیرت المسیح ۸ر +
۳۸- بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +
۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ وحکومت ۸ر +
۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ر +
۴۱- راہِ نجات ۴ر +
۴۲- راحت القلوب ۲ر +
۴۳- عہد جدید ۸ر +

۴۴- حیات پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۲- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۶ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸- رومتہ الکبرٰا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان عہ +
۱۰- شہیدانِ کاریج ۱۲ر +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۲ر و ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نج کی تلاوت کیلئے کتابیں

ا- لیطس رفیقِ صلیب ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بیشال ۵ر و ۸ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاع نور- حصہ اول و دویم ۵ر +
۱۱- پھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۱۳- تارا کا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت- رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۶ پائی +
۱۸- دینِ اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر ۵ر- ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں +

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۸ ر اپریل ۱۹۱۰ئہ

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

نیویارک سٹیٹ میں دیر کی کشمکش کے بعد عورتیں اس بات میں کامیاب ہو گئی ہیں کہ ان کو بھی استادوں کے برابر تنخواہ ملا کرے - آفرین اس ہمت پر +

ملک سپین کی ملکہ نے میڈرڈ کے غریب لوگوں کے لئے کپڑے مہیا کرنے کے لئے ایک سوسائٹی جاری کی ہے جسکا نام Clothing Society رکھا ہے پہلی ہی دفعہ ...۵۰۰ کپڑے جمع ہو گئے ہیں اور یہ سب اس سوسائٹی کے ممبروں نے دیئے ہیں سوا جوتیوں کے جو باہر سے ملی ہیں سخاوت اسی کا نام ہے +

دنیا میں سب سے بڑی فصل ملک کناڈہ میں ہوتی ہے ایک ہزار میل لمبی اور ...۳۰ میل چوڑی اراضی ہیں سے ......۰ اکشل اناج پیدا ہوا ہے +

آفتاب وا قعہ ٹرکی میں ایک یتیم خانہ جو ترکوں کے زیر اہتمام تھا اپنی رضامندی سے مشنریوں کو سونپ دیا ہے اور اسکے ساتھ اس کی عمارتیں اور زمین وغیرہ بھی مشن کو دی گئی ہے اور اس کی پرورش کے متعلق ۹۵ پونڈ سالانہ امداد بھی منظور کی ہے - ایسا کرنے میں ترکوں نے بڑی کشادہ دلی شن کی طرف دکھلائی ہے +

ملک سپین میں شراب اس قدر سستی ہے کہ پانی کے بجائے بوٹوں کو سیاہی کرنے میں بھی شراب ہی استعمال کی جاتی ہے +

سب سے پہلی ٹائپ رائٹر مشین ۱۷۱۴ئہ میں ایجاد کی گئی تھی - جو آجکل کی مشین سے بہت فرق تھی +

جہازوں کے مستول سب سے لمبے ۱۶۰ سے ۱۸۰ فیٹ تک ناپے گئے ہیں اور ان میں کنوس کا خرچ ۴۰۰۰ سے ......۱ مربع تک کا ہوتا ہے +

مقام جار جیا میں کپاس کا رنگ بالکل لال ہوتا ہے بلکہ اسکی ٹہنیاں پتے اور پھول سب لال ہی ہوتے ہیں +

دنیا میں سب سے کوتہ قد عورت ملک ہالینڈ میں ہے جسکا نام لی پو لینا ہے - اسکی عمر ۱۹ سال ہے اور وہ صرف ۲۰ انچ قد لمبا رکھتی ہے اسکا وزن صرف ۹ پونڈ ہے

سینیٹری خیالات سے شہر کنساس میں ریلوے کے ویٹنگ روموں میں اور نیز مدارس میں شخصی پیالے رکھنے کا حکم دیا گیا +

ملک معظم ایڈورڈ کا نہایت پیارا گیت انگریزی میں "Nearer my God to thee" ہے اور یہ شاہی گیت کے نام سے مشہور ہے - یہ گیت ۱۸۴۰ئہ میں مسز سرج فلور ایڈمز ساکن نٹر بری نے بنایا تھا +

غازی پور کی ایک بیوہ اور لاوارث بی بی نے اپنے مرنے سے چار روز پہلے اپنا مکان علی گڈھ کالج کے لئے وقف کر دیا ہے - اب اسکا کرایہ کالج کو ملا کریگا - اس بی بی کی یہ کارروائی نہایت تعریف اور تقلید کے قابل ہے +

ہندوستان کے اکثر شہروں میں ساتویں دن ایک میلہ ہوا کرتا ہے جس کو گزائی بازار یا پنسیرے کہتے ہیں اب لاہور میونسپلٹی نے بھی ایسے میلے کی منظوری دی ہے یہ میلہ ہر ہفتے پانی کے تالاب کے پاس ہوا کریگا +

پنڈت پربھودت شاستری ایم - اے نے آکسفورڈ کے مانچسٹر کالج میں تھیالوجی کا خاص سکالرشپ حاصل کیا -

بلوہ پشاور میں جو مال لوٹا گیا تھا بکوشش حکام مقامی بہت کچھ واپس پایا گیا ہے +

مانچسٹر میں محمد صاحب کی پیدائش کے اعزاز میں سلامی دی جاتی تھی جبکہ مخزن بارود دفعتاً پھٹ گیا اور اس حادثہ سے آٹھ سپاہی قتل اور بہت زخمی ہو گئے ایک بڑی تباہی ہو گئی - مکانات متزلزل تھے +

جاپانی مدبر پرنس آسٹو کا قاتل مقام ہاربین (منچوریا) میں پھانسی پر لٹکایا گیا +

امریکین ساحل پر یہی لوٹ پر سیل مچھلی کا شکار قانوناً بند کیا گیا تاکہ ان کی افزائش نسل کیجائے +

کوہ اٹنہ نے سخت آتش فشانی شروع کی - لاوا کی بڑی نہر بارہ فٹ گہری اور ۱۲۰۰ فٹ فراخ بہتی ہے +

فرانس میں بھی بڈھوں کی پنشن کا طریق جاری کرنا منظور ہوا اس پر ۹ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا

انگلستان کے تارکان وطن کی تعداد نمایاں ترقی ہوئی سال رواں اس امر میں بے نظیر ہوگا - ۱۳۵۰۰ آدمی سلطنت سے روانہ ہوئے اور ... [illegible] ... +

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

ہادی یسوع کے اپنے دعوے

اگرچہ خدا کی طرف سے نبیوں کی معرفت سب باتوں کی خبر زمانوں پیشتر مل چکی تھی اور خدا کی آسمانی آواز نے بھی بنی آدم پر ظاہر کر دیا کہ صرف اکیلا ہادی اور رہنما یسوع مسیح ہے پر ضرور تھا کہ وہ خود بڑے زور کے ساتھ اپنے منہ سے بھی دعویٰ کرے تاکہ سب پر بخوبی روشن ہو جائے کہ وہ حقیقی ہادی ہے۔ اور کوئی اس معاملے میں شک میں نہ رہے اس لئے بڑے زور کیساتھ انجیل مقدس میں پایا جاتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے دنیا کے سامنے صاف صاف لفظوں میں اپنا دعویٰ پیش کیا جیسا کہ ذیل کے انجیل کے خاص خاص مقامات سے معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کر بچا دے۔ متی ۱۸: ۱۱

۲۔ چنانچہ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے لئے فدیہ میں دے۔ متی ۲۰: ۲۸

۳۔ دروازہ میں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پاویگا۔ یوحنا ۱۰: ۹

۴۔ اچھا گڈریا میں ہوں۔ اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۱

۵۔ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ یوحنا ۱۷: ۳

۶۔ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں۔ تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے۔ متی ۱۱: ۲۸-۲۹

۷۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ یوحنا ۱۴: ۶

گذشتہ ہفتہ میں سنڈے سکول کنونشن پنجاب میں بمقام جالندھر ہو چکی ہے اور بڑی خوشی کی خبر ملی ہے کہ اس میں بڑی عمدگی سے کارروائی ہوتی رہی ہے اور نہایت مفید قسم کے مضامین پر تقریریں کی گئیں ہیں جن سے سامعین کو بڑا فائدہ ہوا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اس سے سنڈے سکول کے کام میں زیادہ ترقی ہوگی۔ درحقیقت سنڈے سکول کا کام تمام دنیا میں ایسا ضروری اور مفید ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کے کلام کی واقفیت انسان کو بہشت میں خدا کے حضور کی لازوال خوشیوں کا مزہ اس زندگی میں بھی چکھا دیتی ہے۔ خدا کے کلام میں سچ کہ عرفان کہا گیا ہے اس کے بغیر ایمانداری خدا کی نسبت اپنی نسبت آئندہ جہاں کی نسبت کچھ جان نہیں سکتا اور جب تلاوت کلام الٰہی سے اُس کو پوری واقفیت حاصل ہوگی تو اس موجودہ دنیا اور اُس کی تمام زینت کرنے والی چیزوں کو ناچیز اور حقیر سمجھیگا۔ اور ان غیرفانی اور لازوال نعمتوں کی طرف اپنے دل کو لگا کر حقیقی خوشی سے مستفیض ہوگا۔

گذشتہ سال اس کنونشن کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب ایم اے تھے اور سکرٹری پادری فرنک ہلر صاحب تھے اور خزانچی مس ہیولٹ صاحبہ تھیں کل سنڈے اسکولوں کا شمار ۴۰۵ تھا استادوں کا شمار ۷۹۴ اور طلبا کی تعداد ۹۳۲۵ تھی چندے کے روپیہ ۶۲۰ سے کچھ زیادہ تھے ہماری دعا ہے کہ خداوند سنڈے اسکولوں پر اپنے پاک روح کی بارش کو زور کیساتھ برسنے دے تاکہ اُن کے ذریعے سے اس کا کلام ملک میں پھیل جاوے اور خدا کا جلال بخوبی ظاہر ہو۔

امریکن داد و دہش ملک امریکہ کے متمول لوگ خدا کی خدمت کے کاموں کیلئے ایسے فراخدل سے خیرات کرتے ہیں کہ شاید ہی کسی ملک کے لوگ کرتے ہونگے۔ کروڑہا کروڑوں روپیوں کی تعداد میں دیتے ہیں جیسا کہ ہم نور افشاں میں ایک دو دفعہ دکھلا چکے ہیں لیکن دوسرے لوگ بھی اپنے مال میں سے حتی المقدور بڑے حوصلے سے دینی کاموں کے لئے بڑی رقومات دیتے رہتے ہیں۔ ولائیت کا اخبار دی ہیرلڈ ایڈ پرسیبیر بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء رقم طراز ہے کہ ڈاکٹر پیرسن صاحب ۵۰ ہزار ڈالرس کی رقم ایک کالج کے لئے بھیجکر ذیل کی عبارت لکھتے ہیں۔

"اے پچاس ہزار ڈالرس الوداع! تم بہت سال تک میرے قبضے میں تھے اور تم میرے اچھے خادم تھے۔ تمہارے منافع نے بہت سے جوانوں کو تعلیم دلوائی جن میں مرد اور عورتیں تھیں جنہوں نے دنیا کو بہتر بنانے میں مدد کی تم میرے پاس میکی گن کے بڑے پرانے جنگل داہیٹ فارسیٹ سے آئے تھے اور اب تم ورمونٹ ریاست کے اچھے بادرچیوں کے ہاتھوں میں جاتے ہو اب تم مونٹ پلزنٹری کی مستقل انڈومنٹ فنڈ کی بڑی رقم کا حصہ ہوگے جس کا ایک بڑا حصہ ورمونٹ میں جمع ہوا ہے جب تم مونٹ پلر میں جاؤ گے تم اچھے کاروباری لوگوں کے ہاتھوں میں جاؤ گے اور محفوظ رہو گے اور مجھے اُمید ہے کہ اس کا ہر ایک ڈالر محفوظ اور کارآمد ہو کر ۵۰۰ برس تک کام آتا رہے۔

اے پچاس ہزار ڈالرس الوداع! اب تم جوان آدمیوں کے قبضے میں جاؤ۔ خدا کی برکت تمہارے ساتھ جاوے اپنا کام بجا لاؤ اور ورمونٹ کے غریب لڑکوں اور لڑکیوں کو عمدہ موقعہ دو۔"

ناظرین خیال فرماویں کہ مندرجہ بالا الفاظ کیسے پُرجوش دینی کاموں میں حصہ لینے کے گواہ ہیں۔ ہم خاصکر ان ہمعصروں کی طرف توجہ لگانا چاہتے ہیں جو اکثر لکھا کرتے ہیں کہ اب ولایت کے لوگ دینی کاموں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں اور مسیحی دین سست پڑ گیا ہے



ہم اس خبر کو بڑی خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں۔ کہ سہارنپور سیمنری کے پرنسپل پادری ایچ۔ سی۔ ویلتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس سال اس سیمنری میں خاطر خواہ طلبا داخل ہوئے ہیں جیسا کہ ذیل کے نقشے سے پایا جاتا ہے۔

(۱) پری پے ریٹری کلاس سمیت سیمنری میں۔

این۔ آئی مشن کی طرف سے	۱۳
پنجاب مشن کی طرف سے	۹
دیگر مشنوں کی طرف سے	۴
میزان کل	۲۶
(۲) ورنیچ پاسٹرس کلاس	
این آئی مشن کی طرف سے	۱۸
پنجاب مشن کی طرف سے	۲
میزان کل	۲۰
این آئی مشن	۳۱
پنجاب مشن	۱۱
دیگر مشنیں	۴
میزان	۴۶

قبل ازیں اتنا شمار شاید اس سیمنری میں نہیں ہوا ہماری دعا ہے کہ خدا اس سیمنری کے کام پر بہت زیادہ برکت عنایت فرماوے تاکہ یہاں سے اس کے لائق اور سرگرم خادم تیار ہو کر نکلیں اس کے کھیت میں مفید خدمات انجام دیں تاکہ اُس کی بادشاہت ملک میں پھیلائی جاوے۔

نیویارک کے ایک متمول ارمنی سوداگر نے پریزیڈنٹ امریکہ کو ایک قالین بطور تحفہ پیش کیا ہے اس قالین کی قیمت دس ہزار پونڈ یعنے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اس میں ہیرے موتی اور دیگر قیمتی پتھر لگے ہوئے ہیں۔ پریزیڈنٹ نے اس قالین کو اپنے کمرہ کا اسکرین (پردہ) بنالیا ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ میں اشاعت اسلام کے مضمون کے پہلے نمبر میں قرآن شریف سے یہ دکھا چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو لڑائی کا اس وقت اذن دیا جب کہ کفار سے ابتدا ہو چکی تھی

اقول۔ ایڈیٹر صاحب اگر واقعات سے اس کو ثابت کر دکھلا دیں تو ہم مانتے کو تیار ہیں۔ مگر واقعات صاف تبلا رہے ہیں کہ یہ نیا فرقہ اسلام کا شروع ہی سے اپنے مخالفوں پر حملہ آور ہوتا رہا اور جنگ کے عوض جنگ اور لوٹ کے عوض لوٹ اور کشت وخون کے عوض کشت وخون روا رکھتا رہا ہاں زمانہ شروع میں جب کہ اسلامی جمعیت قلیل تھی پیچھے ہٹتے رہے اور نتی کہ ہجرت بھی کرنی مصلحت ٹھہری مگر جس وقت کہ زور پکڑنا شروع ہوا فوراً جنگ وجدل گرم کیا گیا۔ اور یہ مصلحت وقت تھا کہ کچھ وقت تک اس زبردست فرقہ نے جنگ سے احتراز کیا جنگ کی ابتدا کفار سے نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں سے ہوئی۔ درحقیقت اصل جنگ اُس وقت سے شروع ہوا جبکہ اہل اسلام مقابلے کے لئے تل گئے اور گروہ کے گروہ مکہ قافلوں کو لوٹنے لگے تو ایسی حالت میں یہ توقع ہوسکتی تھی کہ قریش مطلقاً کچھ بھی نہ کرتے اور اسلامی فرقہ اُن کو بے جا تکلیف دیتا رہتا؟

قولہ۔ آپ کی عادت نہ تھی کہ آپ کسی کے لئے بددعا کرتے .... قریش سے آپ اب اس قدر تنگ آگئے کہ بدر کو آتے ہوئے رستہ میں آپ نے بعض قریش کے سرغنوں کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ ان کو زندہ نہ جانے دیجیو۔

اقول۔ جب عادت ہی بددعا کرنے کی نہیں تھی تو پھر بددعا کیوں کی؟

قولہ۔ خدا کی تقدیر نے چن چن کر قریش کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کروایا اور نہایت حیرت انگیز بات ہے کہ اکثر لیڈر قریش کے جو قوم کی روح رواں تھے پکڑے گئے اور بعض مارے گئے اور بعض گرفتار کئے گئے۔

اقول۔ اور جو اکثر لڑائیوں میں بہت سے مسلمان بھی مارے گئے وہ کس کی تقدیر سے مرے؟ لڑائیوں میں ایسا واقعہ ہوا کرتا ہے کہ طرفین سے لوگ مرا کرتے ہیں مگر ان واقعات کو دینی رنگ دینا اور خدا کو ان کا موجد اور سبب ٹھہرانا عقل کی بات نہیں ہے۔

قولہ۔ بدر کے دن وہ پیشینگوئی پوری ہوئی جو یسعیاہ نبی نے خدا سے الہام پاکر بیان کی تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے اور بدر کی لڑائی کا بالصراحت ذکر ہے۔ وہ پیشینگوئی حسب ذیل ہے "عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے اے ودانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازوں کی جو باقی رہے۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے۔ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا" یسعیاہ ۲۱: ۱۳-۱۷۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ تمام پیشینگوئی اسوری لوگوں کے حق میں تھی۔ نہ کہ عرب کے نبی کے لئے اسیریا کے بادشاہ نے اپنی بڑی زبردست فوج کے ساتھ عرب کو تہ وبالا کیا تھا جس کا مفصل ذکر تواریخ کی کتاب میں پایا جاتا ہے ودانیوں اور تیما کا علاقہ جس کا صاف ذکر ہے مکہ اور مدینہ نہیں ٹھہر سکتا ودانی جو ابن ابراہام کی اولاد تھے اور قیدار جو اسمٰعیل کی اولاد تھے قریشوں سے مطابق نہیں ہوسکتا۔

باقی آئندہ

اقتباس

صدائے آسمانی

خداوند یسوع مسیح کے عہدہ کاہنی کی نسبت

(۱) تو ملک صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے۔ زبور ۱۱۰: ۴

اُس کی شان کی نسبت۔

(۲) جب پلوٹھے کو دنیا میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُس کو سجدہ کریں۔ عبرانیوں ۱: ۶

اُس کی خدمت کے شروع کرتے وقت گواہی۔

(۳) دیکھو کہ آسمان سے ایک آواز یہ کہتی آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ متی ۳: ۱۷

آسمانی جلال کے نظارے کے وقت پہاڑ پر

(۴) دیکھو ایک نورانی بدلی نے اُن پر سایہ کیا اور دیکھو اس بادل سے ایک آواز اس مضمون کی آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے میں خوش ہوں۔

جی اُٹھنے کے وقت

(۵) یسوع کو پھر جلایا۔ اعمال ۱۳: ۳۳

صعود کے بعد کی حالت

(۶) خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا کہ تو میرے داہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤں۔ متی ۲۲: ۴۴

فرانسیسی صناعوں نے ایک بائیسکل بنائی ہے جو خشکی اور تری میں یکساں چل سکتی ہے۔ جب دریا یا سمندر کا سفر کرنا ہو تو پانی میں چلنے والے پرزوں کو بذریعہ پیڈل کے حرکت دیجاتی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گھنٹہ میں پانچ چھ میل کا سفر طے ہو سکتا ہے۔ اور جب خشکی پر چلنا منظور ہو تو آبی پرزوں کو اوپر اُٹھا لیا جاتا ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

اب اگر بائبل کے خدا کی وحدت قرآن عربی میں مان لی گئی ہے تو اُس خدا کا الہام بھی معانی مذکورہ سے مان لیا گیا ہوگا۔ اب ہم قرآن عربی کے اس مضمون پر تعلیم دیکھتے ہیں۔

اب میں اپنے مضمون کو تین حصوں پر تقسیم کر کے بیان کروں گا یعنے۔

اول۔ کہ الہام کی وہ صورتیں جو بائبل کی بابت محکمات میں تسلیم کر لی گئی ہیں۔

دوم۔ الہام کی وہ صورت جس کا تعلق محکمات قرآن سے ہے۔

سوم۔ الہام کے وہ اقسام جو متشابہات میں بیان کئے گئے ہیں۔

اول۔ الہام کی وہ صورت جس کی رو سے بائبل الہامی کتاب مان لیگئی ہے۔

جاننے کے لائق یہ حقیقت ہو کہ قرآن عربی کے محکمات میں بنہایت صفائی اور روشن طریق سے بائبل کے انبیاء مندرجہ ذیل طریق سے الہامی تسلیم کرلئے گئے ہیں جن طریقوں سے بائبل کا الہامی ہونا بھی آشکارا کیا گیا ہے۔ مثلاً۔

۱۔ خوابات میں آئیندہ آگاہیاں پانے سے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔ سورہ الصّٰفّٰت ۳ رکوع

۲۔ رویتوں میں کلام پانا

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ...... قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ ۔ یوسف۔

۳۔ براہ راست خدا سے کلام پانا۔

وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۔ نساء ۲۳ رکوع

۴۔ فرشتوں کی زبانی پیغام پانا۔

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ ۔ عمران آیت ۳۹

۵۔ کلام اللہ کا مجسم ہونا۔

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ۔ نساء آیت ۱۷۱

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ عمران آیت ۴۵ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بقرہ ۳ رکوع

۶۔ انبیاء کو غیب سے کلام ملا۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ... وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ حدید ۳ رکوع۔

تیرہ سو برس گذر چکے ہیں۔ جبسے قرآن عربی میں بائبل اور انبیاء کے الہام پر حضرت کی کو اسباق بالا پڑھائے گئے تھے اس عرصہ میں مسیحی دنیا میں بائبل کے الہام پر کئی پہلو پلٹے گئے اور محمدی دنیا میں بائبل کے الہام پر کئی طرح سے حملے کئے جاچکے پر قرآن عربی کا جو اعتقاد تیرہ سو برس سے پیشتر تھا وہی بائبل کے حق میں اعتقاد اب موجود ہے۔ اور جو قدرت قرآن عربی کے محکمات کو مخالفین کے سر نیچے کرنے کے تب حاصل تھی وہی اب اُسے حاصل ہے۔ اگر قرآن عربی بائبل اور اُسکے انبیاء کے الہام کی مذکورہ بالا الفاظ سے تائید و تصدیق کرتا ہے تو محمدی دنیا کے مخالفین بلاشک خود خطرے میں ہیں کیونکہ قرآن عربی اس سلسلہ اکیلا ہی اُنکی تمام سرکشی کا سر نیچا کرنے کو کافی ہے۔ باقی آئیندہ

ویدک شاستر نگی

سو ہم اس پر کچھ کہنا نہیں چاہتے ہیں۔ رگوید کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ شوہر کے چھوٹے بھائی ہی کو دیو کہتے ہیں۔ پنڈت جوالا پرشاد نے زودکت والے منتر کی بھی خوب کیفیت بتائی اور سوامی جی کی تردید کی۔ دیکھو دیانند تمر بھاسکر صفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳

۴۔ سوامی دیانند کے نیوگ کی تیسری ویدک شہادت رگوید ۱۰: ۱۸: ۸ ہے۔

Udirshwa nárya bhej:- valokám gatásu meta-mupa shesha ehi: Hastagra bháshya didhi-shashtavidam patyar-janitvamabhiwsam ba-bhútha.

اس کا ترجمہ وہ یوں کرتے ہیں "اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی اُمید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اسبات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ تجھ کو لینے والے نیوگ کرنے والے خاوند کے تعلق کے لئے نیوگ ہوگا تو یہ پیدا شدہ بچہ اُسی نیوگ کرنیوالے خاوند کا ہوگا اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کریگی تو یہ اولاد تیری ہوگی اس طرح یقین رکھ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اس اصول کی پابندی کرے"۔

ہم نے پیشتر اس موقعہ پر اس منتر کا اقتباس کیا جہاں اس بات کی تحقیقات کی گئی کہ ویدک زمانے میں ستی ہوتی جلائی جاتی تھی یا نہیں یہ ستی کا کلام ہے جو مسان میں شوہر کو چتا پر دہر کے اُس کی بیوہ سے کہا جاتا تھا کہ وہ مرے ہوئے پتی کے پاس نہ لیٹے۔ بلکہ گھر کو واپس چلی جائے۔ یہاں پر نیوگ کا نام و نشان نہیں اور سوامی جی کا ترجمہ سراسر غلط ہے۔

سوامی جی کے اپنے قول کے مطابق نیوگ اُس بیوہ کے لئے ہے جو برہم چریہ نہیں رکھ سکتی۔ اب مسان میں مرے ہوئے پتی کی چتا کے پاس روتی بلبلتی ہوئی بیوہ کو برہم چریہ رکھنے کا موقعہ دیئے بغیر نیوگ کرنے کے لئے ترغیب دینا انسانی طبیعت تیز اور نیک اخلاق کے خلاف ہے جن قوموں میں بیواؤں کی شادی مجبوبی رواج ہے اُن میں بھی مسان یا قبرستان میں بیوہ سے کوئی بعدہٗ شادی کا تذکرہ نہیں کرتا ہے۔ کیا سوائے نیوگ یا غیر مردوں سے جسمانی تعلق رکھنے کے ہماری ویدک ماؤں کی زندگی کا اور کوئی مقصد نہیں تھا کہ مسان ہی میں مرے پتی کی چتا کے سامنے اُن سے یہ کہا جائے کہ گھر واپس چلو اور دوسروں سے نیوگ کرو۔ وید منتروں کا ایسا ارتھ کرنا ہماری قدیم ماؤں کی سخت بے عزتی کرنا ہے۔

سو جو معنے ہم پیشتر پیش کر چکے وہی اس منترا کے صحیح معنے ہیں یعنی "اے ناری سنسار کی طرف واپس چل۔ اُٹھ جس کے پاس تو لیٹنے کو جا رہی ہے اُس کا پران نکل گیا ہے چلی آ۔ جس نے تجھ سے بیاہ کر کے تیرا گربھادھان کیا تھا اُس پتی کی جورو ہو کر جو تیرے فرائض تھے سو سو تو کر چکی ہے" اس معنے کا مقابلہ کرو سائناچاریہ کی تفسیر سے۔ آر۔ سی دت کے بنگالی ترجمہ سے ولسن میکس مولر وغیرہ کے انگریزی ترجمے سے اور پنڈت جوالا پرشاد کے ارتھ سے جو دیانند تمر بھاسکر میں مندرج ہے۔

۴۔ سوامی جی کی چوتھی ویدک شہادت اتھروید ۱۴: ۲: ۱۸ ہے۔ ہم اتھروید کی شہادت پر بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے مضمون کا تعلق رگوید اور اُس زمانے سے ہے جب رگ منتر رچے گئے تو بھی کوئی نہ سمجھے کہ سوامی جی کی اتھروید کی شہادت سچ مچ کوئی شہادت ہے کیونکہ اس منتر کا ارتھ بھی اٹکل پچو ہی کیا گیا جس کی غلطی پنڈت جوالا پرشاد نے اچھی طرح دکھادی۔ دیکھو دیانند تمر بھاسکر صفحہ ۱۷۶

۵۔ سوامی جی کے نیوگ کی پانچویں ویدک شہادت رگوید ۱۰: ۸۵: ۴۰ ہے۔

(باقی آئیندہ)

رشی

۳۔ تیسری قسم کے راج رشی کہلاتے تھے۔ یعنی وہ جو کشتریوں میں سے راجاؤں کے درجہ میں ہو کر تپ کیا کرتے تھے اور یوں اس مرتبہ تک پہونچ جاتے تھے۔ وہ راجہ اور رشی دونوں ہوتے تھے یعنی راج کرنے یا کشتریوں میں سے ہونے کے سبب سے وہ راجہ ہوتے اور تپ کرنے کے سبب سے رشی۔ جیسے راجہ کلماشپاد راج رشی کہلاتا ہے (مہابھارت آدی پرب ۸۰: ۱۵) راج رشیوں کی قدست برہمن رشیوں سے کم ہوتی تھی۔ پھر ۴۔ چوتھی قسم کے رشی ناگ رشی کہلاتے تھے کیونکہ وہ ناگ نسل سے ہوتے تھے اور تپ کر کے اس مرتبہ کو پہونچتے تھے۔ جیسے شیش ناگ۔ اور واسوکی وغیرہ ناگ رشی کہلاتے تھے پھر دیوتوں اور دانوؤں میں سے بھی رشی ہوا کرتے تھے۔ مثلاً راون نے تپ کر کے رشی کا درجہ حاصل کیا۔ اور اسی طرح ہرنیاکش اور بلی نے بھی۔ یہ پانچویں قسم رشیوں کی ہے جس طرح انسان وید پڑھتے یگ کرتے اور تپ کیا کرتے تھے اسی طرح ناگ دیت راکشس اور اسر بھی کیا کرتے تھے اسی لئے وہ ناگ رشی راکشس رشی اور دانو رشی وغیرہ کہلاتے تھے۔ کیونکہ ان میں بھی رشیوں کے سے کام اور عمل اور طاقتیں ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ اُن کے ایک اور قسم کے رشی ہوتے تھے جن کو بالکھلیا یا والکھلیا رشی کہتے تھے جو انگوٹھے کی ایک گرہ کے برابر قد میں اور بڑے پارسا اور متقی اور سچے ہوا کرتے تھے۔ جو سورج دیوتا کے خادموں کے طور پر اُس کے حضور ہمیشہ حاضر رہا کرتے تھے۔ جن کو گرڑ نے امرت جل پینے کے لئے جاتے ہوئے رستہ میں ایک پہاڑ پر ایک درخت کی شاخوں سے سر نیچے اور پاؤں اوپر کئے لٹکے ہوئے تپ کرتے دیکھا تھا۔ (مہابھارت آدی پرب ۳۰: ۲) ۶۔ چھٹی قسم کے رشی تھے۔ پھر ساتویں قسم کے وہ رشی تھے جو جیو کہلاتے تھے اس قسم کے رشی رشی جرتکارو کے آباؤ اجداد تھے (مہابھارت آدی پرب ۱۳: ۱۵: ۱۶ و ۱۷) آٹھویں قسم کے رشی بیکشان تھے جنکی اولاد میں کُنیا ستھی (مہابھارت

(مہابھارت ادی پرب ۱۲ : ۱۱)

کلیسیاؤں کے اتحاد کی نسبت کلکتہ کے میٹروپولیٹن بشپ صاحب کی رائے

ضرور ہے کہ ایک کی مدد کے لئے نہ کہ روک کے لئے مشرقی اور مغربی آپس میں مل جاویں۔ ہندوستانی صاحبان پر انگریزی تواریخ یا مغربی روایتوں کا زور نہ ڈالا جاوے لیکن تو بھی ایسی جدائی بھی نہ ہو جو آپس کے میل ملاپ اور ایک دوسری کی خدمت کرنے کے لئے باہمی مدد کرنے میں مانع ہو۔

کلیسیائی آزادی کی نسبت ہم اب تک ابتدائی منزل ہی میں ہیں کلیسیا کے ہندوستانی حصے نے اب تک اپنی زندگی کو محسوس کرنا ہی شروع نہیں کیا ہے اس نے بہت عرصے سے اپنے اُستادوں پر بھروسہ کیا ہے۔ کلیسیا کے انگریزی حصے کو سیکھنا ہے کہ ایک ہی ایمان کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کے لئے کس قدر آزادی اور کس قدر نئی باتوں کے قبول کرنے کی ضرورت ہو۔

ہم چرچ آف انگلینڈ کے لوگوں کی ایکٹ آف یونی فارمیٹی کے زیر اثر ایسی تربیت ہوئی ہے کہ ہم یکسانیت کی بہت ہی قدر کرتے ہیں اور ہماری عادت ایسی پڑ گئی ہے کہ ہم نئی بات کو بغاوت اور نئے طور سے کسی رسم کے ادا کرنے کو بدعت سمجھتے ہیں میرا یقین ہے کہ ہندوستانی کلیسیا خدا کی زیر ہدایت مغربی کلیسیاؤں کی تمام اچھی باتوں کو لیکر ہندوستان کی دیسی دانائی کیساتھ ملا کر ان دونوں مختلف حصوں کی ایک ایسی شراکت پیدا کریگی جس کا تجربہ اب تک کبھی نہیں کیا گیا۔ میرا یقین ہے کہ ایسے ہادی اُٹھیں گے جو خدا انہیں بخشے گا جو کبھی ایک اور کبھی دوسری قوم سے ہونگے اور کہ چرچ آف انگلینڈ کے ممبران آسانی سے ایک قسم کی رسم کو چھوڑ کر دوسری قسم کی رسم قبول کریں گے اور بغیر لحاظ تفرقہ یا اختلاف کے اس پر قائم رہیں گے جس پر سب متفق الرائے ہونگے۔

اُن مختلف عنصروں کے باعث جن سے بنی ہوئی ہے نتیجہ نکلتا ہے کہ آئندہ کی ہندوستانی کلیسیا بہت سے بانیوں یا معماروں کی مشکور ہوگی اور شاید اسی قدر ان مشنوں کی بھی مشکور ہوگی جو اب بڑی وسعت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ مجھے اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ہم ان باتوں کو نہ دبادیں کہ جو ہم نے اپنی خاصیت کے لحاظ سے کلیسیا میں پیدا کر دی ہیں اور یہ کہ ان باتوں پر قائم رہیں جو کلیسیا کی بہتری کیواسطے ضروری ہیں بلکہ اُن لوگوں کیساتھ جن کے کام کی ضرورت فی الحال ہم سے مختلف ہی محبت اور بھروسہ کا رشتہ قائم رکھیں۔ اگر ہماری یہ امید ہے کہ کلیسیائیں اور فرقے جواب تک ایک دوسرے کے مخالف ہیں خدا کا مقصد بر لانے میں مددگار ہونگے تو وہ جو ریسی بڑی کی ایک ہی برادری میں ہو کر ایک ہی شراکت میں کام کر رہے ہیں اور محبت کہلانے کا دعویٰ کرتے ہیں خواہ عمارت کے مختلف حصوں ہی میں کیوں نہ کام کر رہے ہوں کتنا زیادہ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس شخص کے لئے جو کہتا ہے کہ میں تو جیلیں ہوں اور فوج کی خدمت کر رہا ہوں یا میں جو چاہ کے بونے والوں یا ریلوے کے ملازموں کی خدمت کر رہا ہوں میں کس طرح محسوس کر سکتا ہوں کہ میں اُس مستقبل کے لانے میں مدد کر رہا ہوں اور بلا شبہ ہندوستانی کلیسیا کے بنانے میں حصہ لے رہا ہوں لیکن اپنے اُن بھائیوں کے کام میں جو انگریزوں کی خدمت کر رہے ہیں کیا مدد دے رہا ہوں اُن کے لئے میرا جواب یہ ہے۔ دونوں کام ایک ہی مقصد کو پورا کر سکیں گے بشرطیکہ ہر ایک کارندہ اپنے خیال کو ایک ہی طرف محدود کرنے کے بجائے ہمدردی۔ مدد اور دعا کے وسیلے دوسری طرف بھی لگا دے۔

مترجم (پادری این پریم داس)

مُلائے سمالی لینڈ کے ۲۵۰۰ پیروان نے دوستدار قوم برطانیہ پر حملہ کر کے ۲۴ ہزار اونٹ چھین لئے۔

بلجیم کے متوفی شاہ لیوپولڈ کا اور تین کروڑ فرانک ہاتھ آیا تینوں دختریں اس کی دعوے دار ہیں۔

سوو اور اسلام

جب سے مرزا قادیانی تہدیات سے آزاد ہوئے ہم نے بھی اُنکو آزاد کر دیا یہ سمجھ کر جو مر گیا سو مر گیا۔ اب اُسکو کیا کہنا لیکن اُن کے نامکمل مرید کبھی کبھی سسکیاں لے لیتے ہیں۔ اُلہام کا خاتمہ ہوا پیری مریدی اب پیٹ کا گزارا رہ گیا ہے۔ ایسے سینکڑوں پیٹ کے بندے اپنا پیٹ پال رہے ہیں یہی اُن میں سے ایک یہ بھی۔ ہمارے بھائی اکبر مسیح صاحب نے اس بحث کا خاتمہ کر دیا میرے خیال میں اب یہی بھائیوں کو اس طرف توجہ بھی نہیں کرنی چاہئے۔ ہم نے تو ان کی بحث کا ذکر بھی چھوڑ دیا ہے صاحب نورافشاں ابھی تک لئے جاتے ہیں۔ ہمیں بھی زبردستی اس فضول بحث میں دھر گھسیٹتے ہیں۔ اب کہیں واقعی راہ چلتے مسٹر ڈوئیل ہیڈ ماسٹر مشن سکول گجرات نے چھوٹا سا پتھر مرزائیوں پر دے مارا جس کی چوٹ سے وہ بیچارے ہائے وہائی کر اُٹھے ہیں۔ حضرت اکمل صاحب خاص الخاص مرید قادیانی ماسٹر صاحب پر بے وجہ کرنے کو کھڑے ہو گئے۔ ماسٹر صاحب کا سوال تو صرف اسلام کے متعلق اُس کی کمزوری اصول معاشرت اور اخلاق پر تھا جس کے جواب میں اکمل صاحب نے اپنی عادت کے مطابق مقدس ثالوث اور پاک کفارہ پر ژاژ خائی کی ہے بمصداق ماہ نور مے فشاند و سگ بانگ میزند۔ چونکہ یہ مسائل مسٹر ڈوئیل کے اعتراض کے متعلق نہیں ہیں لہذا ہم اس پر کچھ نہیں کہینگے کثرت ازدواج کی نسبت جو جواب دیا ہے۔ وہی پرانے دقیانوسی خیال ہیں۔ جن کا مصدر اصل شہوت رانی ہے فرماتے ہیں کہ اولاد کی ضرورت کے واسطے کثرت ازدواج چاہئے۔ کیا سچ کہتے ہو؟ کیا مرزا قادیانی کی اولاد نہ تھی جبکہ اُس نے اور جوروان کیں۔ کیا حضرت محمد کی اولاد نہیں تھی جبکہ اس نے اور جوروان کیں۔ یہ جواب جو آپ دیتے ہیں کہ حضرت محمد کو اشاعت اسلام کے واسطے جوروں کی ضرورت تھی آج تک تو کسی محمدی میں جرات نہ ہوئی



کہ ثابت کریں کہ حضرت کی کتنی جوروں اسلام کی مشنری ہی تھیں اور پھر ان جوروں سے کس قدر اولاد بھی۔ حیرت ہے کہ صریح اسلام کی کمزوری کو لفظوں کی معجون کھلا کر قوت دیتے ہیں جبکہ تمام مہذب دنیا اور منشا الٰہی اس کے خلاف ہے

اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح نے بھی کثرت ازدواج کی ممانعت نہیں کی۔ آپ نہ سمجھیں تو کس کا قصور ہے خداوند مسیح نے طلاق کے مباحثہ کے موقعہ پر یہود کو فرمایا۔ کہ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ خالق نے شروع میں انہیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنایا (متی ۱۹: ۱-۱۳) عاشقان اللہ کے واسطے تو یہ کافی ہے البتہ نفس پرستوں کے واسطے قرآن کی آزادی درکار ہے۔ سو وہ چار بھی کفایت نہیں کرتے۔ سلاطین اسلام خصوصاً ترکی و ایران اس کی شاہد ہیں۔ اور خود حضرت محمد بھی چار کی شرع پر قائم نہ رہے تو پھر اور کس سے اُمید ہو سکتی ہے۔ یہ فضول مسئلہ ہے۔ اس پر بہت بحث ہو چکی۔ اسلام کا تعلیم یافتہ گروہ بھی ایک ہی جورو مناسب سمجھتا ہے کیونکہ جورو ایک ہی ہو سکتی ہے بقول ایک عالم محمدی کے

ہم فرض دعوی باطل نہیں ہوتے۔ سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہیں آپ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔

(۵) معاملہ سود کا۔ یہ سچ بات ہے کہ سود سے جس طرح سود خور کی بڑھتی ہے۔ سود دینے والے کا گھٹتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی مفلسی کا سبب سود نہ لینا نہیں بلکہ سود دینا ہے۔ سچ ہے مگر محمدی شریعت میں سود لینے والا اور دینے والا سب برابر ہیں۔ اور یہ گناہ ہے۔ اچھا صاحب آپ نے جو ایک فہرست یورپ کے سلاطین کے قرض کی لکھی ہے۔ ترکی ایران مصر کو کیوں چھوڑ دیا وہ تو اسلامی سلطنت ہے اور ان کو سود لینا دینا جائز نہیں۔ وہ کس قدر مقروض ہیں پھر آپ فرماتے ہیں کہ بغیر سود کے لین دین چل سکتا ہے۔ تو پھر کیوں نہیں چلاتے۔ ترکی نے بنک جاری کر دیئے ہیں۔ فارس نے بنک کھول دیئے ہیں۔ مصر میں بنک کا اجرا ہو گیا ہے۔ چلو اب کدھر چلو گے۔ اسلام کی اس میں صاف کمزوری ہے جس کا علاج سوائے خلاف ورزی شرع اسلام کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ دور کیوں جاتے ہو لاہور کے اخبار وطن کے لائق ایڈیٹر محمد انشاءاللہ خاں کا رسالہ مسئلہ سود و تجارت قومی کو ملاحظہ فرمایئے۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ بغیر سود کے قوم برباد ہو رہی ہے اس لئے بنک جاری کرنے اور سود کا جائز قرار دینا چاہیے۔ چنانچہ لاہور میں بنک جاری بھی ہو گیا۔ اب مہربانی سے اس رسالہ کو پڑھیں۔ ہمارے جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ کے محمدی بھائی آپ کا منہ بند کرتے ہیں۔ انہوں نے سود کے جواز پر بہت سی عقلی نقلی مرجحہ دلیلیں دی ہیں۔ مگر وہ دلیلیں ایسی ہیں کہ جنکو کوئی مسلمان توڑ نہیں سکتا۔

(۱) پہلے یہ کہ سود لینا اور دینا برابر گناہ ہے۔ مسلمان سود دیتے ہیں۔ جو خسر الدنیا والآخرت کے مصداق ہے۔ گناہ بھی کرتے ہیں اور مفلس بھی ہوتے جاتے ہیں۔ بہتر ہو کہ ایسا گناہ کریں کہ اور نہیں دنیا میں تو بھلا ہو۔ بہتر ہے کہ سود لیویں۔ اور آپس میں لیویں دیویں کہ قوم کا روپیہ قوم کے پاس رہے۔ ہندو اور عیسائی نہ لیجاویں۔

(۲) فاقہ کی مصیبت کے وقت حرام چیز مردار کا کھانا شرع میں جائز ہے۔ اور چونکہ قوم فاقہ مست ہو رہی ہے۔ اس لئے اس حرام کا کھانا بھی جائز۔ چلو مسئلہ حل ہو گیا۔

یہ کتاب مسلمانوں کی بے بسی اور شرع محمدی کی کمزوری پر اچھی حجت ہے۔ گویا مسٹر وائیل کے دعوی کا ثبوت ہے۔ اور اکمل صاحب کے لئے کافی جواب۔

آخر میں اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ اسلام کی شرع کامل ہے تمام پچھلے گھاٹوں کو اسلام نے پورا کیا۔

مہربانی سے آپ تحریر فرماویں کہ کون سی بات ایسی تھی جو انسان کی روحانی زندگی کے واسطے ضروری تھی جس کا بیان انجیل و توریت میں نہ تھا۔ قرآنی الہام نے اُس کا کشف کیا۔ خارج از بحث کوئی بات ہم آپ کی نہ سنینگے۔ شرافت سے جواب دو اور جواب لو۔ ورنہ جواب کی امید نہ رکھنا۔ ہداک اللہ

میں نے نہایت مختصر لکھا ہے کیونکہ ان دنوں اخبار نور افشاں بالکل نرالا بلکہ دنیا میں نرالا اخبار ہے۔ جس کے ۱۶ صفحوں میں ۴ صفحہ تو اشتہاروں کے نکل گئے باقی ۱۲ صفحوں میں نوٹ خبریں اور مضامین۔ ۵ صفحہ نوٹ اور خبروں میں گئے باقی ۷ صفحہ مضامین کے واسطے رہ گئے۔ جن میں آٹھ مضامین بعضے باقی آئندہ درج ہیں کیسی حیرت کی بات ہے۔ کسی مضمون کا لطف ہی نہیں رہا۔ ایڈیٹر صاحب کو اس پر توجہ بھی نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ناظرین کیا کہتے ہونگے اچھا وہ جانیں۔

راقم ابو الفضل

سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی کا سالانہ امتحان اور انعام اور ڈپلوما دینے کا جلسہ

یہ جلسہ فروری مہینے کے پچھلے ہفتہ منعقد ہوا۔ پہلے تحریری امتحان ہوا اور بعد اُس کے تقریری امتحان۔ تقریری امتحان ۲۲ فروری کو شروع ہوا اور ۲۴ فروری کی صبح تک امتحان جاری رہا۔

یہ امتحان بورڈ آف ڈایرکٹرز کی ایک کمیٹی کے روبرو لیا گیا اس کمیٹی کا ایک ممبر ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب اس امتحان میں حاضر رہے اور ان کی رپورٹ یہ ہے کہ امتحان بہت پورا اور کامل تھا اور ذیل کے مضمونوں پر لیا گیا (۱) بائیبل کا دیباچہ تھا اور پورانا عہدنامہ (۲) علم الٰہی (۳) تواریخ کلیسیا اور انتظام کلیسیا (۴) ہندو اور محمدی مذہب کا مباحثہ (۵) پل پٹ کی خدمت اور دیہاتی خدمت پر (۶) بائیبل کا جغرافیہ اور قدیم تواریخ اور حساب۔

پادری ویری صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ امتحان پوری طرح سے ہوا اور طالب علموں نے خاطر خواہ جواب دیا ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو ۱۲ بجے کے وقت انعام اور ڈپلوما دینے کا جلسہ گرجہ گھر میں فراہم ہوا۔ اس جلسہ

کے میرمجلس پادری ڈبلیو ایف جانسن ڈی۔ ڈی صاحب تھے اور حاضرین جلسہ سوائے طالب علمان مدرسہ کے اور رئیس سہارنپور مشن احاطہ اور شہر کے بھی کل گرجہ گھر حاضرین جلسہ سے بھرگیا تھا جلسہ گیت اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ مدرسہ کی رپورٹ پادری بی۔ بی رائے نے پڑھکر سنائی بعد اُس کے پانچ طالب علموں نے جواب کے سال پاس ہونے والے تھے۔ مقررہ درس پر باری باری تقریر کی۔ پہلے طالب علم کا نام جگن ناتھ تھا اور اُس کی تقریر کا مضمون تلاوت کلام تھا۔ دوسرے طالب علم کا نام دینا ناتھ تھا اور اُس نے تقریر کی اس مضمون پر ہماری خدمت کا مقصد۔ تیسرے طالب علم کا نام ولاد مسیح تھا۔ اور اُس کے درس کا مضمون منادی کی کامیابی کا بھید تھا۔ جب ڈبلیو ارٹ طالب علم نے مسیح کی خوبیاں ظاہر کرنا کے مضمون پر درس سنائے۔ بعد اُس کے یونس مسیح طالب علم نے مسیح کی میراث پر تقریر کی

یہ ساری تقریریں بڑی صفائی اور بلاغت اور فصاحت کے ساتھ سنائی گئیں۔ بعد اس کے میرمجلس صاحب نے ڈپلوما ان پانچ طلباؤں کو دیا جو اب کے سال سیمنری سے رخصت پاکر اپنے اپنے مشن کی جگہ میں منادی کا کام کرنے کے لئے رخصت ہوئے پھر پادری ایچ۔ سی ویلٹی صاحب ایم اے نے انعام تقسیم کیا۔ آخر کو پہلے میرمجلس صاحب نے اور بعد ان کے ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب نے اور پادری اے پی کیلسو صاحب نے ڈپلوما یافتہ طالب علموں کو نصیحت کی۔ آخر کو گیت اور دعا اور برکت کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

سہارنپور کے علم الہی کا مدرسہ ایک بجا فرورسح حصہ ہمارے مشن کے کام کا ہے یہ مدرسہ ۱۸۸۹ء میں کھولا گیا۔ مشہور اور معروف دو صاحبان پادری ای۔ ایم ویری ڈی۔ ڈی اور پادری جے۔ سی۔ آر۔ ایونگ ڈی۔ ڈی صاحبان اس کے پہلے اُستاد مقرر ہوئے اور بعد ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل صاحبان جیسا پادری اے۔ پی کیلسو صاحب پادری جے۔ جے لوکس صاحب۔ پادری آر مارسن صاحب۔ پادری ہنری فورمن صاحب۔ پادری جے این فورمن صاحب وقتاً فوقتاً اس کے اُستاد رہے۔

اب اس سیمنری میں پادری ڈبلیو ایف جانسن صاحب ڈی ڈی پادری ایچ سی ویلٹی صاحب ایم۔ اے۔ پادری بی۔ بی رائے صاحب اور مسٹر یوحنا خاں صاحب اُس کے پروفیسر ہیں۔ اس مدرسہ میں تین درجے ہیں (۱) الا کینڈیڈیٹ کورس جو پڑھایا جاتا ہے اکتوبر سے فروری تک (۲) ورکیچ یا پاسٹرس کورس جو پڑھایا جاتا ہے مارچ سے جولائی تک (۳) اپر یا پہیمری کورس جو پڑھایا جاتا ہے اکتوبر سے جولائی تک پچھلے سال ان کورسوں کے طلباؤں کا شمار ذیل کے طور پر تھا (۱) الا کنڈیڈیٹ کورس ۲۴ (۲) ورکیچ یا پاسٹرس کورس ۷ (۳) اپر پہیمری کورس ۵ کل طالب علم ۳۶ یہ طالب علم مختلف مشنوں سے آئے ہوئے ہیں خاصکر پنجاب اور نارتھ انڈیا مشنوں سے ایک یا دو طالب علم یو ایف سی اور ایل ایم ایس مشن سے ہیں اس سیمنری کے متعلق ایک مدرسہ عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے بھی ہے جہیں طالب علموں کی بیویوں اور بچوں کو بائبل کا مختلف حصہ پڑھایا جاتا ہے اس مدرسہ کے مہتمم اور اُستاد مسز ویلٹی صاحبہ مس جانسن صاحبہ اور مسز رائے صاحبہ ہیں اس سال کے امتحان کیوقت میں حاضر رہا اور بہت خوش ہوا عورتوں کے جواب سے جنمیں بڑی ہوشیاری اور سمجھ بھی ظاہر ہوتی تھی ہماری مشنوں اور کلیسیاؤں کی طرف سے پادری جانسن صاحب و پادری ویلٹی صاحب اور مسز ویلٹی صاحبہ مسٹر اور مسز رائے صاحبہ اور مس جانسن صاحبہ کو بہت تعریف اور شکرگذاری مناسب ہے۔ مدرسہ میری سمجھ میں ان کی کوشش و سرگرمی سے اس وقت اول درجہ پر ہے مشن کے کارندوں اور کلیسیا کے پاسبانوں کا ذخیرہ یہ مدرسہ ہی اور یہ ذخیرہ اچھی حالت اور ترقی پر ہے

الراقم پادری کے۔ سی چٹرجی ہوشیارپور

جلسہ ٹیمپرنس

مظفرگڈھ میں ۱۹ تاریخ مارچ کو ایک بہت بارونق جلسہ ٹیمپرنس کا گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہوا۔ جس میں سامعین کی تعداد بہت تھی۔ افتتاحی تقریر شیدہ واعظ نے کی اور ایک نظم شراب کی بابت پڑھکر سنائی۔ چودھری محمد عظیم خاں فارسٹ سروس نے شراب پر عمدہ درس دیا۔ اور چونکہ اس وقت انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بھی تھا۔ اُن کے ایک لکچرار نے شراب پر ایک بہت عمدہ لکچر دیا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ اسکول کے ایک لڑکے نے جس کا باپ شراب ہی پی مرا تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا کہ میں شراب پیا کرتا ہوں پر آج سے توبہ کرتا ہوں۔ اس لڑکے کی عمر ۱۲ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔ جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

ضرورت

ہندو گرل اسکول میرپور علاقہ جموں کے لئے ایک لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ سے ۴۰ تک پانچ روپیہ ترقی بھی ملے گی اُستانی لائق ہو جو پرائمری تک بخوبی پڑھا سکے اور نیز سینے وغیرہ کا کام بھی جانتی ہو۔ درخواست کنندہ عورتوں کو چاہئے کہ اپنی ذات قومیت اور عمر کا صاف طور سے پتہ لکھیں اور کارکردگی کی سند بھی ہمراہ درخواست کے بھیجیں اور تمام درخواستیں ۲۵ اپریل ۱۹۱۰ء سے پیشتر پتہ ذیل پر پہونچنی چاہئیں۔

منسٹر انچارج آف ایجوکیشن جموں (ریاست)



اشاعت مذہب پر امتیاز رنگ کا اثر

اخبار زمیندار مطبوعہ ۲۸ مارچ کے پرچہ میں کسی صاحب نے عنوان مذکورہ پر ایک آرٹیکل نظم میں لکھا ہے جس میں وہ مکالمہ کے طور پر ایک مسیحی مشنری یعنی پادری صاحب سے بحث کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کے اخلاق اور خوبیاں صبر و برداشت ہندوؤں آریوں محمدیوں سے بدرجہا بڑھکر ہیں۔ باوجود اس کمال کے آپ کا مذہب ہندوستان میں کیوں اشاعت نہیں پاتا اس کی وجہ کیا ہے؟ پھر وہ خود ہی اس کا اس طرح جواب دیتا ہے کہ :-

عرض کی میں نے کہ اے پیر کے ڈیاچے کے برو
مایۂ عار جناب جیسے گروہ نشیں۔
مجھ سے سنئے کیوں مسیحیت نہیں ہے کامیاب
کیوں مسخر اس نے عالم کو کیا اب تک نہیں۔
حبشیوں کے دل کو قابو میں نہیں کیوں لا سکی
یسوعیت کے خطیبوں کی گرفت آ نہیں
گورے کالے میں نہیں رکھا ہے فرق اسلام نے
تل گیا ہے ایک کانٹے میں گروہ مسلمیں۔
بھنگیوں کو اس نے رتبہ دیدیا ساوات کا۔
زنگیوں کو کردیا اس نے امیر المومنیں
اس اخوت کا نہیں ملتا نصاریٰ میں سراغ
اس لئے غیروں کو الفت ان کے مذہب سے نہیں
یسوعیت کو نہ ہوگی فتح حاصل حشر تک۔
گروہ دنیا کو بنائے گی یونہی معسیا دیں۔

میں اس کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ عاجز ہوں۔ کوئی صاحب مہربانی سے اسکا جواب بذریعہ نور افشاں عنایت فرماویں

نوٹ۔ یہ وہ سوال ہے جس پر آجکل ہر ایک مسیحی کونسل میں بحث رہتی ہے اور ہندوستان کو مسیح کے واسطے فتح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق ایک مسلمان کا جواب کہاں تک غور طلب ہے۔ واعظ۔

کہ ایک مسلمان کا خیال مسیحی ملت کی اشاعت کی نسبت کہاں تک ٹھیک ہے اور کہاں تک غلط ہے۔ جواب دینے سے پہلے ۲ سلاطین ۱۳:۱۵ کا ملاحظہ فرمائیں۔ نامہ نگار نے نہایت ٹھنڈے اور صاف دلی سے ادب کیساتھ یہ نظم لکھی ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس کو محبت کیساتھ جواب دیا جاوے۔ نظم میں نہیں تو نثر ہی میں سہی۔ راقم واعظ

کلام تائب

قیامت ہونے والی ہے کہ آثار قیامت ہیں۔
مسیحا آنیوالے ہیں وہ سردار عدالت ہیں۔
ہے جو دیکھا جس نے جیتی کو خدا کو اس نے دیکھا ہے
خدا کا عکس ہے اس میں خدا کی وہ شباہت ہیں
گنہگار و تباہ دل کو اپنے کھسر مسیحا کا۔
بگڑ جائیگی یہ ہیکل کہ ایام مصیبت ہیں۔
نہ ہو مغرور تم اے منعمو! دو دن کی دولت پر
بنا کر تخت طاؤسی بھی انساں خاک تربت ہیں
کہوں کیا کیا ہیں اے زال دہر تیری روادں کو
غضب میں فتنہ میں شر میں یہ آفت ہیں قیامت ہیں
کسی کو فخر ہے زر کا کسی کو حسن کا اپنے۔
ہمیں جو ناز ہے دل پر کہ اس میں گنج عبرت ہیں
حلم کو صبر کو الفت کو اے تائب نہ تم چھوڑو
یہ وہ گل ہیں جو گلشن میں پسند عام شہرت ہیں

برلن میں ایک ایسا آدمی تعجبیات موجود ہے جس کی دونوں ٹانگیں اور دونوں بازو بعض حادثہ سے بالکل کاٹ ڈالنے پڑے تھے۔ مگر باوجود اس قطعے برید کے یہ آدمی بغیر کسی کی مدد کے اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ یہ سب سائنس کے کرشمے ہیں

مضامین

فروتنی

زرکی فروتنی کا اجر بھی قابل لحاظ ہے۔ حضرت یسوع مسیح نے فرمایا کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں سے زیادہ نہ ہو تو کسی طرح خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے متی ۵: ۲۰۔ خداوند کے اس فرمان سے لوگ متحیر ہوئے ہونگے کیونکہ یہ انسانی خاصہ ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنے پرانے خیال کے خلاف کوئی بات سننا گوارہ نہیں کرتا۔ شاگردوں کو یہ سخت درشت معلوم ہوا ہوگا۔ فقیہ اور فریسی یہودیوں میں بڑے راستباز اور کامل سمجھے جاتے تھے۔ جس کے مقابلہ میں خداوند ایسے غریب حقیر لاچار اور ان پڑھ لوگوں کو فرماتا ہے کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی سے زیادہ نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا۔

بعض اوقات ہمیں اس قسم کے تاکیدی الفاظ پر متوجہ ہونا چاہئے۔ جب چرچ میں یا مطالعہ کرتے ہوئے اس قسم کے الفاظ آئیں۔ ایک طور پر وہ لوگ جو کلیسیا میں شریک تو ہو گئے۔ مگر درحقیقت اس کی مرضی پر نہیں چلتے۔ اُن کی حالت ایسی ہے کہ جیسے کوئی رعایا کہلانے اور بادشاہ کی اطاعت نہ کرے اسی طرح اُن الفاظ میں زور ہے جس کے عبرانی و یونانی کا یہ مفہوم ترجمہ ہے۔ کہ جس پر سرکار کا دعوے ہے

راستبازی سے کیا مراد ہے؟ اس سے یہ مراد ہے کہ جس شخص نے کبھی کوئی برائی نہ کی ہو۔ پھر یہ کہ جس پر الزام تو لگا مگر اُس نے اپنے آپ کو اس برائی سے مبّرا ثابت کر دکھایا۔ پھر یہ کہ وہ کسی نہ کسی طرح خواہ گواہوں کی گواہی یا اور کسی ثبوت کے باعث منصف نے اسے بے قصور ٹھہرایا۔ پھر وہ کہ جو سزا بھگتنے کے بعد چھوٹ گیا اگر ہم کسی طرح کا دعویٰ نہ ہو تا یا نہ ہو سکتا تو ہم حقیقی راستباز ٹھہرتے پر درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

انگریزی انصاف کی جے مبارک

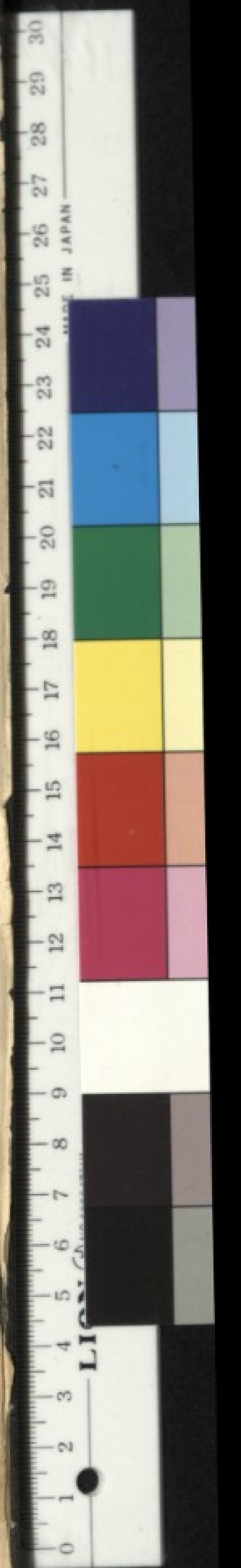
معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع سہارنپور کسی نہر کے ایک انگریز سب ڈویژنل افسر کا بٹوا جو کہ طلائی ساورن سے پُر تھا پٹری نہر پر جبکہ صاحب ممدوح گھوڑے پر سوار سرپٹ جا رہے تھے جیب سے نکل پڑا۔ ایک مسافر کا گذر اتفاقاً اس پٹری سے ہوا جونہی بٹوے پر نظر پڑی اُس کو اٹھایا اور حیران اور پریشان اسی جگہ بیٹھا رہا۔ کچھ آگے چلکر جب کہ صاحب بہادر نے ہاتھ جیب میں ڈالا تو خالی پاکر اُلٹے گھبرایا اور واپس مراجعت کی تاکہ راستہ میں اپنے بٹوے کا سراغ لگاویں۔ بر سر راہ جبکہ اُس مسافر کو نشستہ پایا وہیں گھوڑا ٹھہرایا اور ادھر اُدھر نظر ڈالنی شروع کی مسافر نے نہایت نیک نیتی سے دریافت کیا کہ صاحب بہادر کس چیز کی تلاش میں ہیں۔ جواب دیا کہ ہمارا ایک بٹوہ جیب سے نکل پڑا ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی قسمت کے مارے نے بٹوہ بجنسہٖ پیش کیا۔ جسوقت صاحب ممدوح نے ہاتھ میں لیکر کھولا اور ساورن کو شمار کرکے آتش غصہ و غضب سے مشتعل ہوکر مسافر مذکور کو دھمکانا شروع کیا کہ تین ساورین جو تو نے نکالے ہیں واپس کر۔ مسافر سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا ہر چند عرض کرتا رہا کہ نہ میں نے بٹوہ کھولا ہے نہ اُس میں سے اشیاء پر نظر ڈالی ہے نکالنے اور چرانے کا کیا ذکر۔ پر صاحب بہادر نے ایک نہ سنی اور بالآخر اُس کا چالان محکمہ پولیس نے بعد تفتیش جائنٹ مجسٹریٹ ضلع سہارنپور کی عدالت میں اس ناکردہ گناہ ملزم کا چالان کیا۔ ملزم نے اپنی سادگی سے کل ماجرا عدالت میں بیان کیا۔ جائنٹ مجسٹریٹ نے اپنی عقل خداداد کی رسائی سے اور ذہن کی صفائی سے تین ساورین خزانہ سے منگا کر مستغیث کو حکم دیا کہ وہ تین ساورین اس بٹوہ میں ڈالے۔ چنانچہ مستغیث نے ایسا کرنے کی ہر چند کوشش کی الا ناکام رہا لہذا جائنٹ مجسٹریٹ بہادر نے بٹوہ مستغیث سے واپس چھینا اور حوالہ ملزم کیا بایں ہدایت کہ یہ تیرا ہی مال ہے۔ خدا تعالے نے تیرے ہی لئے آسمان سے پٹری نہر پر ڈالا تھا یہ مستغیث کا مال نہیں ہے۔ اس کا بٹوہ ۲۳ ساورین والا تھا اور اس میں ابھی نہیں سما سکتے۔ ملزم نے اپنی سادہ لوحی سے ہر چند اصرار کیا اور بہ مسلسل کہتا گیا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ الا مجسٹریٹ بہادر نے ایک نہ سنی اور چپراسی عدالت کو حکم دیا کہ جبراً بٹوہ اس کے حوالے کرکے اس کو ریل پر سوار کرا دیا جاوے۔ چنانچہ فی الفور تعمیل کی گئی۔ مستغیث کو جو کچھ کرنا تھا بالکل اس سے بھی ہاتھ دھونا پڑا اور مایوس عدالت سے واپس اپنی راہ لی صاحب مجسٹریٹ صاحب کے انصاف کا آوازہ دور و نزدیک پھیل گیا ہے اور ہر چہار جانب سے تحسین و آفرین کی صدائیں بحق صاحب ممدوح بلند ہو رہی ہیں۔ حالانکہ مستغیث انگریز اور ملزم ایک دیسی مسافر تھا (نامہ نگار) اخبار عام

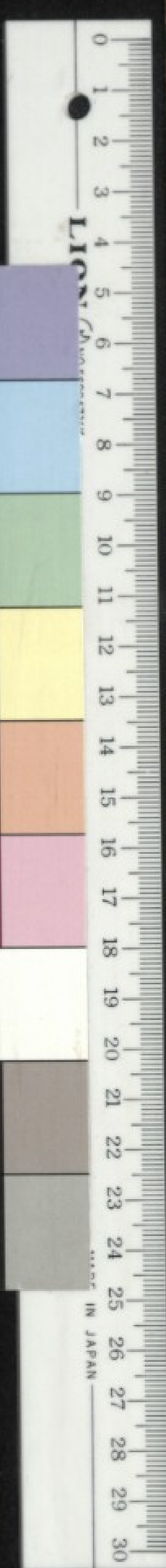
کونسا دوست سچا ہے

مشہور ہے کہ ایک شخص کے تین دوست تھے ان میں سے دو سے وہ نہایت پیار و محبت رکھتا تھا اور تیسرے دوست کی طرف سے وہ اکثر لاپرواہ رہتا تھا ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ کسی مقدمہ میں گرفتار ہو گیا اور عدالت میں جانا پڑا اپنی بے گناہی کے متعلق اسے اپنے دوستوں کی گواہی کی ضرورت ہوئی۔ ایک دوست نے جس کی جدائی اُسے دم بھر کے لئے گوارا نہ تھی فوراً جواب دیا کہ مجھے کام ہے میں عدالت میں نہیں جا سکتا۔ دوسرا دوست ساتھ ضرور گیا لیکن عدالت میں سے ڈر کر واپس چلا آیا۔ تیسرے دوست نے جس کے ساتھ یہ شخص سخت لاپرواہی ظاہر کرتا تھا۔ آخر تک اُس کا ساتھ دیا اور زور کے ساتھ اُس کی بے گناہی کی شہادت دی اور وہ دوست صاف بری ہو گیا اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر ایک انسان کے تین دوست ہوتے ہیں دو سے بہت محبت کرتا ہے اور ایک کی طرف سے سخت لاپرواہی ظاہر کرتا ہے لیکن حقیقت میں تیسرا دوست ہی اس کی اصلی مدد کرتا ہے پہلا دوست دنیا کا مال و زر ہے۔ انسان کس قدر اس کی محبت میں گرویدہ رہتا ہے۔ ایک دم اس سے جدا نہیں ہوتا لیکن جب موت کا وقت آتا ہے تو سب سے پہلے یہ جواب دیتا ہے دوسرے دوست انسان کے دوست اور رشتہ دار ہوتے ہیں وہ شمسان بھومی تک ساتھ ضرور جاتے ہیں لیکن وہاں سے واپس چلے جاتے ہیں اور عدالت الہی تک اُسکی امداد کو نہیں پہونچتے تیسرا دوست اُسکے نیک کام اور دھرم ہیں جن کی طرف سے انسان گو بہت لاپرواہی کرتا ہے لیکن یہ برابر آخر تک اُسکا ساتھ دیتے عدالت الہی میں پہونچکر اُسکے حق میں گواہی دیتے ہیں اور اُسے بری کراتے ہیں اسلئے اے انسان تو کیوں اس قدر دنیا کے مال و زر اور رشتہ دار دوستوں کی محبت میں دیوانہ ہوا ہے۔ دنیا میں یہ کچھ حد تک ضرور تجھے فائدہ پہونچاتے ہیں اور تیرے مددگار ہوتے ہیں لیکن اصلی امداد تجھے اس تیسرے دوست سے ملیگی جس کی طرف سے تو اس قدر غافل رہتا ہے۔ بس بہت غلطی کر چکا اٹھ اور اس دوست سے ہاتھ ملا یہی تیرا اصلی دوست ہے اس کی طرف سے ہرگز غافل نہ ہو ہمیشہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کر دوسرے دوستوں سے میل جول ضرور یہ بھی ایک خاص حد تک تیرے مددگار ہیں لیکن آخری وقت میں تیرا تیسرا دوست ہی کام دیگا۔ (دھرم پرچارک)

زرعی بنکوں کی اشد ضرورت

آل انڈیا انڈسٹریل کانفرنس کے رزولیوشن میں جو اس سال کے اجلاس میں پاس کئے گئے ہیں ایک رزولیوشن یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹوں کو توجہ دلائی جائے کہ موجودہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیوں کی مدد کے لئے اور زراعت پیشہ لوگوں کو براہ راست قرضہ دینے کے لئے زرعی بنک قائم کئے جائیں





گر ایسے مقامات میں جہاں کو اپریٹو کریڈٹ سوسائٹیاں موجود نہوں تاکہ ہندوستان کے زراعت پیشہ اصحاب کی اقتصادی حالت درست ہو سکے - یہ رزولیوشن اس قابل ہے کہ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹوں کو اس کے متعلق فوری عملی کارروائی کرنی چاہئے کیونکہ ہندوستان کی حقیقی بہبودی اور خود گورنمنٹ کی حقیقی بہبودی ایک بڑی حد تک زراعت پیشہ اقوام کی بہبودی پر منحصر ہے اس سے زراعت پیشہ اقوام مہاجنوں ساہوکاروں کے بھاری سود اور ان کی تباہ کن دست برد کی کرتوتوں سے بھی محفوظ رہ سکیں گے۔ (پیسہ اخبار)

ابتدائی تعلیم کے مفت اور لازمی کئے جانیکی ضرورت

ممالک یورپ میں اسپین اور پرتگال اس قدر روشن خیال نہیں ہیں جس قدر کہ برطانیہ - جرمنی اور فرانس تاہم وہاں بھی گورنمنٹ ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت کرنے کے لئے ایک قانون اب سے مدتوں پہلے پاس کیا تھا اگر اسپین میں راہبوں کا بے حد رسوخ ہونے کے باعث اس قانون پر عملدرآمد نہیں ہو سکا لیکن اس میں گورنمنٹ کا کوئی قصور نہیں ہے - مگر افسوس کہ ہندوستان جہاں تعلیم کا چرچا دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے اور ایک ایسی مہذب اور روشن خیال گورنمنٹ کے زیر حکومت ہے جو تعلیم کی حمایت کے لئے ممتاز شہرت رکھتی ہے اب تک ابتدائی تعلیم کے مفت اور لازمی کئے جانے کے عطیہ سے محروم ہے اگرچہ ہندوستان کی دیسی ریاستیں ایک ایک کر کے ابتدائی تعلیم کو مفت کر رہی ہیں چنانچہ مالیر کوٹلہ جیسی چھوٹی ریاست میں ایک اسکول مفت تعلیم دینے کے لئے کھولا گیا۔ لیکن گورنمنٹ نے انگریزی علاقہ کے لوگوں کی خواہشوں اور ضرورتوں پر جو ابتدائی تعلیم کے مفت اور لازمی کئے جانے سے متعلق ہیں۔ اب تک کوئی التفات نہیں کیا۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ ہندوستانیوں کی خواہش کو اب اور زیادہ معرض التوا میں نہ رکھے (د۔)

مشہور نابینا اشخاص

(۱) نیکولس سنڈرسن اگرچہ اپنے بچپنے ہی سے نابینا تھا - مگر کیمبرج یونیورسٹی میں میتھے میٹکس کا پروفیسر تھا۔ اٹھارہویں صدی میں اس نے اپنے درس کی وجہ سے جو علم مناظرہ پر تھے اچھی شہرت حاصل کی ہنری فاسٹ ۱۸ سال کی عمر میں بینائی کھو بیٹھا - مگر وہ کیمبرج یونیورسٹی میں پولیٹکل اکونمی (علم سیاست مدن) کا پروفیسر رہنے کے علاوہ بیس سال میں گلیڈسٹون کی گورنمنٹ کے وقت جنرل پوسٹماسٹر کے فرائض بھی عمدگی سے انجام دیتا رہا پارسل پوسٹ کا مفید طریقہ اُسی کے ذریعے رائج ہوا ہے (۲) ای - ڈی کیمبل اگرچہ نابینا تھا - مگر ایڈنبرا میں کیمسٹری کا پروفیسر تھا (۳) پروفیسر ایڈورڈ گرو دل جو مہرسٹ میں پچاس برس تک لاطینی پڑھایا کیا - اُس کی بینائی جواب دے گئی مگر ۱۵ سال تک وہ اس حالت میں بھی اپنا کام کرتا رہا - امریکہ کا مشہور تاریخ دان فسوان (۴) پریسکوٹ عنقریب نابینا ہی تھا - (۵) انریبل ٹی - پی گورے جو اوکلاہوم کی طرف سے سینیٹر تھا باوجود نابینا ہونے کے وہ شہرت حاصل کی جو بہت کم کسی کو نصیب ہوتی ہے - (۶) ہی نکلے بھی سنٹ فرانسیسکو کا ایک مشہور نابینا گورا ہے جس نے برسوں تک نہایت باریک بینی کے ساتھ مسئلہ جر ثقیل پر بحث کی (۷) ڈاکٹر کیمبل ایک امریکن نابینا شخص تھا جو انگلستان کے رائل نورمل کالج (اندھوں کے لئے) کا اعلیٰ مدرس رہا (۸) ہومر اور ملٹن اپنی شاعری کے لئے مشہور آفاق ہیں اور لوگ واقف ہیں کہ یہ بھی نابینا تھا مس موپسن کیا اس زمانے کی ایک مشہور نابینا عورت ہے۔ (مخزن مسیحی)

عقل ماری گئی

ہمیں افسوس ہے کہ تقریباً ۲ سال کا عرصہ ہو گیا۔ لیکن ملک سے بدامنی پورے طور پر دور نہیں ہوئی بعض کوتاہ اندیش لوگوں کے دل میں عجیب خیالات گھسے ہوئے ہیں وہ سرکار انگلشیہ میں کسی قسم کی خوبی نہیں دیکھتے۔ ایسے دماغ پھرے ہوئے لوگ کبھی بم بنا کر کبھی بدتیز مار کر اور کبھی بار دیگر کمینہ وسائل اختیار کر کے معزز افسران انگریزی پر وار کر کے اپنے ملک کو سرکار و دیگر اقوام کی نظروں میں حقیر کرتے ہیں حال ہی میں ناسک (بمبئی) کے ایک معزز افسر مسٹر جیکسن کو ایک نالائق نوجوان نے قتل کر ڈالا۔ انبالہ کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ساٹیکس پر بہت زبردست وار ہوا ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار رعایا کی طرف سے زیادہ بدگمان ہوتی جاتی ہے ہم جانتے ہیں کہ سرکار انگریزی کے برخلاف مخالفانہ خیالات پھیلانے والے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے - اور انگلیوں پر گنی جاتی ہے لیکن مثل مشہور ہے :-

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را -

ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ صحیح سالم دماغ آدمی اس قسم کی بے جا نامناسب اور شرمناک کارروائی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کا فرض عین ہے کہ ملک میں صحیح خیالات پھیلانے کی کوشش کریں ہم بمبئی کی مسز جیکسن صاحبہ کے ساتھ ان کی اس مصیبت میں دلی اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور انبالہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو ان کے بال بال بچ جانے پر مبارکباد دیتے ہیں ایشور سے دعا ہے کہ ہمارے ملک کے اندر صحیح خیالات پھیلیں اور ہمارے ہموطنوں کے دلوں میں نیک بھاؤ پیدا ہوں (برہمن پرچارک)

وکلا کی حد بندی

چیف کورٹ کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ آئندہ ہر ضلع و ہر مقام پر وکلا کی تعداد محدود کر دی جائے اس پر قانون پیشہ گروہ میں بڑی ہل چل مچ رہی ہے چنانچہ رہتک کے لیڈنگ وکیلوں نے اسکے برخلاف ایک عرضداشت رجسٹرار چیف کورٹ کے نام روانہ کی ہے کہ تعداد وکلا کی حد بندی سے نقصان پہونچیگا (راجپوت گزٹ)

گلدستہ اخبار

بھیرہ ضلع شاہ پور میں ایک اندھا گھڑی سازی کا کام کرتا ہے اور وہ وقت ٹٹول کر بتا دیتا ہے حال میں ہی ڈپٹی کمشنر نے اُسے اپنی گھڑی دی جس کو اُس نے کھولکر تمام پرزے درست کر دیئے صاحب بہادر نے سو روپے کا نوٹ بطور انعام دیا

خیال تھا کہ اس سال ملک پلیگ سے تباہ نہ ہوگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ موذی مرض بھی چیچک کی طرح ہندوستان کا ساتھ نہ چھوڑے گی بمبئی میں دن بدن اس کا زور بڑھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ شیتلا ماتا نے بھی بمبئی نوجیبوں پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا ہے۔

رائے حرت چند راس بہادر سی۔ آئی۔ ای نے فی الحال ایک بہت قدیم ہاتھ کی لکھی ہوئی کشمیر کے بڑے مشہور شاعر دیاسرم اس کشمیندرا کی مینو سکرپٹ پائی ہے۔ جس میں ایک سو نظموں میں ہندو مذہب کے اخلاقی فرائض کا عمدہ بیان درج ہے اور ہر ایک نظم کیساتھ ایک اعلیٰ مضمون کی پورانک کہانی بھی بطور مثال کے لکھی ہوئی ہے۔ سول اینڈ ملٹری

سر بحضور مہاراجہ نے مسٹر وارٹن صاحب کو علاوہ خلعت فاخرہ کے ۱۵۰۰۰ روپیہ بطور رخصتانہ دیا ہے۔

ہزاری باغ میں خونخوار شیر نے دو ہفتے کے اندر ۱۱ بچے کھا گئے شکاری متوجہ کئے گئے۔

بلگاؤں کی خبر ہے کہ یہاں کے مطبع ورندی راج کے مالک کو میجر بار صاحب بہادر کی عدالت سے ۵۰ روپیہ جرمانہ اس فروگذاشت کی پاداش میں کیا گیا کہ پچاس عدد اشتہار جو وہاں چھاپے گئے تھے اُن پر پریس کا نام نہیں دیا گیا تھا۔

نو آبادیہائے پنجاب کے قانون ترمیم شدہ مسودہ کی بابت ذیصنہ بہادر کی منظوری حاصل کی گئی۔

اخبار انگلشمین کلکتہ کے یوروپین ڈیفنس ایسوسی ایشن کلکتہ نے چندہ کھولا خاطر خواہ مالی مدد کیجائے گی۔

میجر اٹرقی ہارڈ صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی کا ہٹی سوار کے روز طاعون سے فوت ہو گئے۔

آجکل ڈاکوؤں کی خبریں چار طرف سے گرم ہیں کراچی میں محمد صالح ایک زمیندار کے گھر ۱۵ مصلح ڈاکو آ پڑے قریب ۲۰ ہزار کا مال لوٹ کر لیگئے۔ ایک مرد اور ایک عورت کو مار ڈالا دیہاتیوں نے پیچھا کیا مقابلہ ہوا تین ڈاکو پکڑے گئے۔

لوکل

مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۸ بجے شام مشن ہائی سکول لودیانہ کے بورڈنگ ہوس میں پادری آر۔ ڈی۔ ٹریسی صاحب ایم اے پرنسپل کا الوداعی جلسہ بصدارت پادری ای۔ ای فائف صاحب منعقد ہوا پیر قمر الدین صاحب افسر مال ودیگر چند اصحاب شامل جلسہ ہوئے۔ پادری ٹریسی صاحب ایم اے عرصہ پانچ سال تک مشن ہائی سکول لودیانہ کے پرنسپل رہے اور اس عرصہ میں پادری صاحب موصوف نے جس عرقریزی اور جانفشانی سے اسکول کے کام کو نبھایا کون نہیں جانتا واقعی اگر پادری صاحب موصوف کو انسان صورت و فرشتہ سیرت کہا جاوے تو غیر موزوں نہ ہوگا پادری صاحب اعلیٰ درجے کے خلیق ملنسار اور محنتی ہیں آپ تبدیل ہو کر بمقام سیالکوٹ مشن کے انتظام کیلئے تشریف لیجاتے ہیں جناب نے پادری ای۔ ای فائف صاحب ہی سے چارج لیا تھا اور اب عرصہ پانچسال کے بعد اُن کے ہی سپرد کر دیا مشن ہائی سکول کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے جو کہ پادری ای۔ ای فائف جیسا قابل اور خلیق مہتمم پرنسپل نصیب ہوا۔ یکم اپریل سے پادری صاحب ای۔ ای فائف صاحب کرسچن بوائز بورڈنگ سکول و مشن سکول لودیانہ کے مشترکہ پرنسپل قرار پائے اب ہم روئداد جلسہ کا مختصر حال بیان کرتے ہیں

(۱) نفتھ ہائی کلاس کے ایک طالبعلم نے ایک ایڈریس فورتھ و ففتھ ہائی کلاس کے طلبا کی طرف سے خاصے لب و لہجہ میں پڑھکر سُنایا اس کے بعد مسٹر محمد یعقوب نے ایک عمدہ نظم بڑے لب و لہجہ کیساتھ پڑھکر سنائی۔ حاضرین جلسہ نہایت ہی محظوظ ہوئے پھر مسٹر بہاری لال صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اسکول ہذا نے ایک انگریزی ایڈریس پڑھا پھر رام ناتھ طالب علم نے ایک نظم پڑھی پھر پرنسپل صاحب کو بطور شکریہ و یادگار ایک سفید جوڑا چادر و ایک جوڑی سٹڈ طلائی پیش کئے ان کو پرنسپل صاحب نے کمال مہربانی سے قبول کیا پھر ٹریسی صاحب نے نہایت ہی عمدہ تقریر فرمائی جلسہ برخاست ہوا۔

(۲) میلہ مویشیان لودیانہ میں ابتدا ۵ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء لغایتہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء ہوگا جس میں دیہات ملحقہ کے باشندگان بھی اچھے اچھے مویشی لاتے ہیں اور میلہ کا کل انتظام جناب خان صاحب محمد ظفر خاں صاحب تحصیلدار لودیانہ کے سپرد ہوا ہے تحصیلدار صاحب بڑی سرگرمی سے مشغول انتظام ہیں۔

ہمارے ضلع کی نہایت ہی خوش قسمتی ہے۔ جو کہ ہدایت اللہ صاحب اسسٹنٹ جیسا فاضل اور خلیق ڈاکٹر نصیب ہوا ڈاکٹر صاحب موصوف مریضوں کے علاج و معالجہ میں بڑی دلچسپی سے کام لیتے ہیں اور بڑے غور و خوض کے بعد دوائی تجویز فرماتے ہیں۔ واقعی ڈاکٹر صاحب موصوف حسن سلوک و ہمدردی میں لاثانی معلوم ہوتے ہیں۔

رسید چندہ زرمعہ مسٹر ڈوانیل نظام الدین تقایا معہ مسٹر بریم راج واسطے ۶ ماہ بابت مسٹر جی وینیٹور اسنہ ۱۹۱۰ء بابت پادری بی بورپ بابت کاپی سنہ ۱۹۱۰ء لکھے مسٹر آر جے سالومن سنہ ۱۹۱۰ء جانثی یعقوب علیخاں ۲ ماہ سنہ ۱۹۱۰ء بابت مسٹر جے گذین سنہ ۱۹۱۰ء بابت پادری کھاسنگھ سنہ ۱۹۱۰ء مسٹر مینی برکت داد سنہ ۱۹۱۱ء بابت پادری ٹی ای

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　عہ ۸ر

ہندوستان پنجاب　〃　عہ ۸ر

غیر ممالک سے　〃　ہے ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ ۸ر	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے ۸ر	ے	عے
نصف کالم	ے	عے	مے
پورا کالم	عے	مے	سے
پورا صفحہ	سے	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو و پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت نہ بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا　عصہ ۱ر

رومن اُردو معہ راگ　..　..　..　ہے ۱ر

رومن اُردو کاغذ کی جلد　-　-　-　۸ر

شبد و غزلیں فارسی اُردو　..　۹ پائی

ایضاً　گورمکھی　۶ پائی

ایضاً　ہندی　۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۹۱۰ء

پُر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ۱ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۸ر۔ ۳ یا زیادہ للعہ ر کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا + کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ ۹ سے ما صعہ تک گرد کونول لعہ ر

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے　عہ

محصول ڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مُفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک

ممیرے کا سرمہ

کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو کہ اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ جالا۔ پھڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلوو الیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے۔

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم! میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ہم روز کے استعمال سے تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال۔

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ دکھنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی تیز شے نہیں ہے اس لئے ہر کس کیلئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم بی۔ ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی انبرگ انگلینڈ (امرتسر)

۴۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح یہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے اس سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۵۔ جناب پروفیسر سنگھ صاحب تسلیم! میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور جھجر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں اودھ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائکلی براورز چھپا اور شائع ہوا۔

